عظمت دوجہاں محمد اور انسانی حقوق(حصہ دوم)

<"xml encoding="UTF-8?>

کسی دوسرے انسان کےحقوق کو عزت کی نگاہ سےدیکھنےکا مطلب یہ ہےکہ اس کی قدر و قیمت اس کےانسانی اوصاف کی بناء پر ہونی چاہیےنہ کہ اس کی شخصیت کی بناء پر ، اس میں ظاہری حد بندیوں، اختلافات اور نظریاتی کشمکش کی عمل داری نہیں ہونی چاہئے۔ حقوق انسانی کےعلم برداروں کی یہی دلیل برملا تقاضا کرتی ہےکہ نبی اکرم جو بلاشک و شبہ اللہ تعالیٰ کےبعد دنیا کےسب سےبلند ، اعلیٰ اور بہترین ہستی ہیں اور آپ کےانسان کامل اور سب سےبہترین انسان ہونےپر دنیا کا اجماع اور اتفاق ہے تو پھر وہ کونسی بات ہے جو مخالفین اور اسلام دشمنوں کو آپ کی توہین پر آمادہ کرتی ہے؟ اور کیا ایسےبدبخت آزادی صحافت اور اس قسم کےدیگر نعروں کےعلم بردار اشخاص کسی قسم کی رعایت کےمستحق ہوسکتے ہیں؟

ظاہر ہےکسی کا استحقاق ملحوظ خاطر نہ رکھنے والوں کا نہ کوئی استحقاق ہوسکتا ہےاور نہ ہی کوئی حق ۔ ایسےافراد ملعون ہوتے ہیں اور انسانیت کے نام پر دھبہ ۔

حب رسول اور عشق رسول کےذیل میں جوش ، غیرت اور محبت کےحوالےسےذات رسالت مآب کی عزت و ناموس کی حرمت و حفاظت کےلیےآج کی امت مسلمہ کو اقوام متحدہ، کامن ویلتھ اور غیر جانبدار ممالک کی تحریک جیسےعالمی اداروں میں توہین رسالت مآب کےخلاف قرارداد منظور کرانےسےکم کسی چیز پر ہرگز راضی نہیں ہونا چاہیےاور واضح کیا جائےکہ اس قسم کی گھناؤنی اور قبیح حرکت کو عالم اسلام اپنےخلاف جنگ تصور کرےگا، عظمت و رفعت اور اسلامی تعلیمات کےفروغ کےذیل میں ہوش کےحوالےسےحکمت و موعظت حسنہ کی روشنی میں تحقیق و تبلیغ کےلیےاعلیٰ تحقیقی ادارے برائےسیرت و ادب اسلامی وغیرہ تشکیل دینا چاہئیں ۔ ضرورت اس امر کی ہےکہ سیرت مطہرہ علی صاحبہا التحیۃ السلام کےفروغ اور اشاعت

کےلیےمسلمانوں کا ایک بین الاقوامی سطح کا ادارہ قائم کیا جائے۔ یہ ادارہ براہ راست او آئی سی کی نگرانی میں کام کرے۔علاوہ ازیں جملہ مسلم ممالک اور مسلم اقلیتیں بھی اپنےاپنےممالک میں عظمت و تحفظ ناموس رسالت کا کام کریں اور حسب ذیل اغراض و مقاصد کو سامنے رکھیں۔

⋆ حضورختم المرسلین و افضل النبیین محمد کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ پیش کرنا جن کی بدولت دنیا کو ظلمت سےنجات ملی اور ہدایت کی روشنی نصیب ہوئی۔

⋆ عہد جدید کےانسان کی مدد کرنا تاکہ وہ اسوہ حسنہ کی روشنی میں اپنےکردار و سیرت کی تشکیل کرسکےاور عہد حاضر کےمسائل کا حل تلاش کر سکی۔

⋆ دانشوروں اور محققین میں اسلام کی روح بیدار کرنا تاکہ وہ آنحضرت کےابدی پیغام کو نہایت مؤثر اور مناسب طور سےدنیا میں پھیلا سکیں۔

⋆ آنحضرت کی عطاکردہ عالم گیر آفاقی قدروں مثلاً اخوت ،عدل اور احسان کو مدنظر رکھتےہوئےآپ کی سوانح اور سیرت کی تعلیم و تحقیق کی حوصلہ افزائی کرنا ۔

⋆ اسلام اور پیغمبر اسلام کےبارے میں لاعلمی پر مبنی غلط فہمیوں اور تعصّبات کو دور کرنےکےلیےمناسب و مؤثر طریق کا ر وضع کرنا۔

اس جگہ اس بات کو بھی سمجھ لیا جائےکہ عبادات کی ادائیگی حقوق اللہ کےحوالےسےہر انسان کا اپنےخالق

سے ذاتی معاملہ ہے جس میں کمی اللہ رب العزت کے ہاں قابل مواخذہ ہونے میں کوئی کلام نہیں لیکن اللہ کی رحمت ہر شئے پر حاوی ہے ہم میں سے ہر ایک کو دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہماری لغزش اور کوتاہی کو اپنی رحمت اور فضل سے معاف فرما دے اور یقینا یہ اس کی رحمت سے بعید نہیں ہے۔ ہمیں اپنے حق میں اللہ سے عدل و انصاف سے زیادہ اس کے فضل و عنایت کی تمنا اور آرزو کرتے رہنا چاہئے۔

لیکن معاملات یعنی حقوق العباد میں جان بوجھ کر کوتاہی بہرطور اللہ کے قول کے مطابق ناقابل معافی عمل ہے۔ ہاں جب تک کہ فریق متاثرہ خود معاف نہ کر دے بے شمار احادیث میں باہمی معاملات میں کمی و کوتاہی کو دور کرنے پر زور دیا ہے۔ معاملات میں کجی کو ناپسندیدہ عمل گردانتے ہوئے اس پر سخت پکڑ اور وعید بھی سنائی گئی ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس کی عزت اور اس کے جان و مال کا تحفظ اس کا دینی فریضہ ہے اس کے دکھ درد میں شریک ہونا اس کے لیے ایمان کا بنیادی تقاضہ ہے۔ مسلمانوں نے ان تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر عالم انسان کو ایک بہترین اسلامی معاشرہ سے آشنا کیا۔ ہمیں آج بھی ان تعلیمات پر
پہلے سے کہیں زیادہ عمل کی ضرورت ہے۔

ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اللہ کے حضور جواب دہی کے وقت حقوق العباد کی باری پہلے آئے گی جب کہ حقوق اللہ کی باری بعد میں حقوق العباد کے بارے میں اسلامی تعلیمات کے صاف اور واضح اصولوں کی روشنی میں یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ انسانی حقوق کی پاسداری اور ان پر عمل درآمد نہ صرف دین کا تقاضا ہے بلکہ اس راہ پر چلنے والوں کے لیے بدرجہ عبادت ہے۔

اسلام میں عبادات ، معاملات ، حقوق و فرائض ، اقتصاد و معیشت اور تعلیم و معاشرت کا بھرپور سلسلہ اپنی تمام تر تابناکیوں سمیت میسر ہے۔ اسلام کے ہاں عبادت کا تصور بہت وسعت لیے ہوئے ہے۔ اس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تقسیم ہے۔ انفرادی اور اجتماعی عبادت بھی ہے غرضیکہ زندگی کے مختلف دائروں میں رہتے ہوئے ہر جائز کام اگر ذات باری تعالیٰ پر ایمان و یقین انفرادی و اجتماعی دنیا اور اخروی فوائد کے حصول کی نیت سے ادا کیا جائے تو وہ عبادت ہی کے زمرہ میں شمار ہوتا ہے۔ ہمیں ہر کام میں یہی اصول سامنے رکھ کر اپنے روزمرہ کے معمولات ادا کرنے چاہئیں کہ اسی میں دنیاوی اور اخروی فلاح ہے۔